ہاں جو مسیح موعودؑ ہے۔ وہ مہدی بھی ہے۔ جیسا کہ حدیث لا مھدی الا عیسیٰ اور عقاید نبراس کے اس حوالہ سے ظاہر ہے۔ ثم الاصح انہ یصلی بالناس ویومھم ویقتدی بہ المھدی لانہ افضل فامامتہ اولیٰ۔

پس اے منکرانِ مسیح موعودؑ! تم ضلالت و غوایت کو چھوڑ دو اور سیدھے رستہ کو اختیار کرو۔ اور ٹیڑھے رستے پر نہ چلو۔ اور خدا تعالےٰ کا فرمان یاد رکھو۔ کہ فلما زاغوا ازاغ اللہ قلوبھم کہ جب بنی اسرائیل نے کجروی کو اختیار کیا۔ تو خدا تعالےٰ نے ان کے دلوں کو بھی ویسا ہی ٹیڑھا کر دیا۔

اعتراضوں کو چھوڑ دو۔ اور مسیح موعودؑ کی پیروی اختیار کرو۔ کیونکہ خدا تعالیٰ کے مرسلوں کے پہچاننے کی یہی علامت ہے۔ کہ ان میں سے ایک پر جو اعتراض کیا جاتا ہے۔ وہی دوسرے مرسل پر بھی پڑتا ہے۔ آخر میں دعا کرتا ہوں۔ کہ خدا تعالےٰ سب کو ہدایت پر لائے۔ والسلام علیٰ من اتبع الھدیٰ

(جلال الدین مولوی فاضل سیکھوانی)

مکالمہ شیعہ و احمدی

بریت حضرت ابوبکر صدیق دربارہ احراق فجاۃ متذندیق

شیعہ۔ فجاۃ سلمی اصحاب بدر میں سے تھا۔ کہتے ہیں۔ کہ ابوبکرؓ نے اس غریب کو مرتد قرار دیکر آگ میں جلوا دیا۔ اس سے بڑھکر کیا ظلم و ستم ہو سکتا ہے۔ کہ خلیفہ رسولؐ جنگ بدر میں شامل ہونیوالوں کے ساتھ ایسا بیرحمی کا سلوک روا رکھے۔ توبہ ہے!

احمدی۔ واضح ہو۔ کہ رسول صلعم کی وفات کے بعد ہی اکثر بلکہ تمام قبائل عرب مرتد ہو گئے۔ اور ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے بکمال جوانمردی و ہمت خداداد ان دشمنان اسلام کی قرار واقعی سرکوبی فرمادی۔ بعض تائب ہو کر دربارہ حلقہ بگوش اسلام بھی ہو گئے۔ ان ہی مرتدوں میں سے یہ فجاۃ سلمی بھی ہے۔ شیعوں کو چونکہ ابوبکر

صدیقؓ سے للّٰہی بغض ہے۔ اور قاعدہ ہے۔ کہ جس کے ساتھ بغض و عداوت ہو اس کا بڑے سے بڑا ہنر بھی عیب ہی نظر آتا ہے۔ صدیقؓ کی اس بےنظیر خدمت اسلام اور حمایت دین پر بھی شیعہ صاحبان بجائے اس کے کہ کچھ تحسین و آفرین کریں۔ الٹا نفرین کرتے ہیں۔ اور کہتے ہیں۔ کہ دراصل مرتد کوئی نہیں ہوا تھا۔ ابوبکرؓ نے ناحق ناروا مسلمانوں کو قتل کرایا۔ اور خاصکر فجاۃ سلمی کے بارہ میں ان کو سخت کاوش ہے۔ کہ ابوبکرؓ نے اس کو کیوں جلوا بھی دیا تھا۔ مجھ کو یاد پڑتا ہے۔ کہ رسالہ اصلاح میں جو غالباً ماہ صفر ۱۳۳۶ھ کا تھا۔ فجاۃ سلمی کی حمایت میں ایڈیٹر صاحب نے کافی سے زیادہ قلم فرسائی فرمائی تھی۔ تعصب کے جوش میں فجاۃ کو اصحاب بدریین سے بھی ظاہر کردیا۔ مگر ثبوت کچھ نہیں دیا تھا۔ البتہ استیعاب جلد اصفحہ ۲۲۲ سے فجاۃ کے جلوائے جانے کا حوالہ دے دیا تھا۔ جس کا مقابلہ میں نے اصل کتاب سے کرلیا تھا۔ اور وہ واقعی درست تھا۔ آپ نے بھی غالباً اسی رسالہ کو دیکھ کر یہ اعتراض پیش کیا ہے۔ لیکن اتنے بڑے الزام کو صدیقؓ کی طرف منسوب کرنے کے لئے پہلے فجاۃ کا اصحاب بدر سے ثابت کرنا نہایت ضروری تھا۔ جو وہ نہیں کرسکے۔ اور شاید آئندہ بھی نہ کرسکیں۔ کیونکہ جیسے کہ ناظرین کو آگے چل کر واضح ہوجائیگا۔ فجاۃ مومن اور اصحاب بدر سے تو کجا۔ بلکہ بڑا دلیر چالاک بیباک۔ بےرحم ڈاکو اور مرتد زندیق مکّار پر غدر تھا۔ اور یہ کوئی ایسا اعتراض نہیں ہے۔ جو محققین اہل سنّت کی نظروں سے مخفی رہا ہو۔ بلکہ یہ اعتراض اور اس کی تردید کتب عقاید میں بھی ہے۔ اور فجاۃ کوئی ایسا اعجوبہ مخلوقات سے نہیں ہے۔ کہ اس کی شخصیت سے اس کے ہمعصر واقف ہی نہ ہوسکے ہوں۔ کہ وہ جنگ بدریین تو۔ جاں نثاران رسول مقبولؐ میں نظر آئے۔ اور بعد وفات حسرت آیات آنحضرتؐ وہی جاں نثار مرتدوں کا سردار ناہنجار اور مسلمانوں کے جان و مال کا دشمن خونخوار ہوجائے۔

بلکہ وہ تو ایسا مشہور و معروف مرتد ہے۔ جس کا ذکر اور جس کے ارتداد و عناد بے حد کا حال مورخین نے بکمال شرح و بسط لکھدیا ہے۔ باوجود اس کے شیعوں کا

اسکو مسلمان بتلانا بلکہ اصحاب بدر میں دکھلانا اور صدیق رضی کی مخالفت میں اس وقت کے مظلوم مسلمانوں کی ہمدردی کی بجائے جو ظالم فجاۃ اور اس کی فوج ستم موج کے ہاتھ سے لوٹے گئے۔ اور شہید ہو گئے۔ فجاۃ کے قتل اور احراق پر حسب عادت شور مچانا۔ آنسو بہانا۔ اور جھوٹ موٹ طوفان بہتان اٹھانا نہایت ہی افسوس کے قابل ہے۔

فجاۃ کے متعلق اگر کوئی قابل اعتراض بات بظاہر نظر آتی ہے۔ تو وہ یہ ہے کہ اس کو زندہ جلایا گیا تھا۔ لیکن یہ اعتراض نہ صرف ابوبکر رضی پر ہی ختم ہو جاتا ہے بلکہ شیعہ و سنی کے مولا جناب امیر المومنین علیہ السلام پر بھی وارد ہوتا ہے کیونکہ کتب معتبرہ فریقین سے ثابت ہے۔ کہ جناب علی علیہ السلام نے عبداللہ ابن سبا اور اس کی جماعت میں سے چند آدمیوں کو جو آنجناب کو خدا کہتے تھے۔ بڑے اہتمام سے آگ روشن کروا کر اس میں زندہ ڈلوا دیا تھا۔ بخاری میں وارد ہے۔ عن عکرمہ قال اتی علی بزنادقۃ فاحرقھم ۔ (بخاری باب قتل اہل الردۃ والمعاندین)۔ ترجمہ۔ جناب علی علیہ السلام کے پاس زندیق پیش کئے گئے پس آپ نے ان کو جلوادیا۔

شیعوں کی معتبر کتاب ارشادیہ شرح اعتقادیہ میں فرقہ سبائیہ کا یعنے غالی شیعوں کے بانی عبداللہ بن سبا کے ضمن میں لکھا ہے۔ کہ جناب علی علیہ السلام نے جب اس کے فاسد عقیدہ کی بابت سنا۔ تو اس کو اپنے حضور میں بلایا۔ اور توبہ کرنے کا حکم دیا۔ وہ باز نہ آیا۔ تو اس کو قید میں رکھا گیا۔ پھر بھی نہ مانا۔ چنانچہ لکھا ہے:۔ "آپ نے اس کو قید کیا۔ پھر بھی وہ توبہ کرنے پر راضی نہ ہوا۔ اور اس اعتقاد باطل سے نہ پھرا۔ آخر آپ نے اس کو قید خانہ سے نکال کر آگ میں جلا دیا" ارشادیہ مطبوعہ لکھنؤ سنہ ۱۲۹۸ھ

ابوبکر صدیق رضی کا فجاۃ کو آگ میں ڈلوانا اگر خطائے اول ہے۔ تو جناب علی علیہ السلام کی ذات سے اپنے وقت میں اسی فعل کا دوبارہ ظہور میں آنا زیادہ تر قابل اعتراض

ہو جاتا ہے۔ لیکن وہ دونو بزرگوار اپنے دور کے دینی مجرموں کی شقاوت و مفسدہ پردازی کا اندازہ خود ہی بخوبی کر سکتے تھے۔ علاوہ ازیں اپنے افعال کے وہ خود جوابدہ اور ذمہ دار ہیں ان دونو کے پیرواں سے بازپرس انشاءاللہ نہیں ہوگی۔ کیونکہ خدا نے فرمادیا ہے۔

تلک امۃ قد خلت لہا ما کسبت و لکم ما کسبتم و لا تسئلون عما کانوا یعملون ط اب میں فجاۃ کے متعلق کچھ ایک دو حوالے ایسے عرض کر دیتا ہوں جس سے اس کی پوزیشن صاف ہو جائے۔ یعنی یہ کہ آیا وہ واقعی مومن بدری ہے یا مرتد مکار غدری ہے و باللہ التوفیق۔

۱۔ شرح مواقف میں شیعوں کے اس اعتراض کے جواب میں کہ فجاۃ کو جلوانیکا حکم ابوبکرؓ نے کیوں دیا۔ لکھا ہے۔ و احراق فجاۃ انما کان لاجتہادہ و عدم قبول توبتہ لانہ زندیق لا یقبل توبۃ الزندیق فی الاصح (شرح مواقف مطبوعہ نولکشور) یعنے فجاۃ کا جلوانا صدیقؓ کے اپنے اجتہاد کیوجہ سے تھا۔ اور باعث نہ قبول ہونے اسکی توبہ کے کیونکہ وہ زندیق ہے۔ اور از روئے احادیث صحیحہ زندیق کی توبہ قبول نہیں ہوتی۔

۲۔ شیعوں کی معتبر تاریخ ناسخ التواریخ میں فجاۃ کا حال ذرا مفصل ہے اس کا ترجمہ اصل فارسی سے اردو میں حسب ذیل ہے۔

قصہ فجاۃ و نخبۃ۔

منقول ہے کہ بنی سلیم کے قبیلہ میں سے ایاس بن عبداللہ بن عبد یالیل بڑی چوری اور اللہ ہزنی کرتا اور خونریزی اور لوٹ مار کے واسطے قبائل عرب پر اچانک آپڑتا تھا۔ اسی لئے عرب والوں نے اس کا نام فجاۃ رکھدیا۔ جسوقت بنی سلیم مرتد ہو گئے۔ فجاۃ نے بھی طریق ارتداد اختیار کیا۔ اسی طرح ہوتا رہا۔ یہاں تک کہ ابوبکرؓ جب مرتدوں کے واسطے لشکر روانہ کر رہے تھے۔ معنؓ بن واثلہ کو ایک جماعت کے ساتھ بنی سلیم کی طرف بھیجا۔ معنؓ گئے۔ اور ان کے ساتھ جنگ کیا۔ اور کشش و کوشش کے بعد ایک گروہ تو مسلمان ہو گیا۔ اور ایک جماعت بھاگ گئی فجاۃ بھی ارتداد کی ہی حالت میں بھاگ گیا۔ اور معنؓ کے خوف سے دربدر کبھی اس قبیلہ میں جاتا کبھی اس قبیلہ میں۔ یہاں تک کہ خالدؓ طلیحہ کے جنگ سے فارغ

ہو گئے۔ اس کے بعد معنؓ بن وائلہ اپنے بھائی طریفہؓ کو اپنی ماتحتی میں بنی سلیم پر تعینات کرکے خود خالد کے ہمراہ چلے گئے۔ اس وقت فجاۃ نے اپنے رفیق نجبہ کو جو چوری میں اس کا یار غار تھا۔ کہا۔ کہ مسلمان تو میں کبھی ہونے کا نہیں۔ اور یہ بھی جانتا ہوں کہ آخرکار مسلمانوں کے ہی ہاتھوں سے قتل ہونا ہے۔ جب انجام کار ایسا ہی ہونا ہے۔ تو بہتر یہی ہے۔ کہ مردانگی کے جوہر کھاؤں۔ اور خالد اور ابوبکر کے دل کو ذرا خوب دکھا تو لوں۔ یہ کہا۔ اور نجبہ کو اپنے ساتھ لیکر مدینہ کو ہو لئے۔ اور مدینہ میں پہنچکر ابوبکر کے پاس گئے اور مثل طریقہ اہل اسلام سلام دیا اور کہا۔ کہ میں تو حضرت رسول ﷺ کے سامنے مسلمان ہو چکا تھا۔ اور دیکھیئے۔ کہ تمام عرب میں کوئی ایسا مرد نہیں جس کو نہ پہچانوں۔ کیونکہ جاہلیت میں میرا پیشہ ہی طراری اور خونخواری اور قبائل میں جاکر لوٹ مار کرنا تھا۔ بہت سے عرب دیہاتیوں کو جانتا ہوں۔ جو مرتد ہو گئے ہیں۔ اور کسی کو ان کی خبر ہی نہیں۔ میں ہوں۔ کہ ان سب کو مسلمان بناؤں یا قتل کردوں۔ لیکن آج مجھ میں اسقدر طاقت نہیں ہے۔ جیسے بہادر کے پاس نیزہ و تلوار نہ ہو۔ اس کی مثال ایسے شیر کی ہے۔ جس کے پنجہ اور دانت نہ ہوں۔ اگر مرضی ہو۔ تو جنگ کے اسلحہ اور تیز رفتار اونٹ سے مجھکو قوی کردیں۔ تاکہ نجبہ کے ساتھ تمام قبائل میں ایک چکر لگاؤں۔ اور جس جگہ جانوں۔ کہ کوئی مرتد خالد کی تلاش سے بچ رہا ہے۔ میں اس کو ڈھونڈھ نکالوں۔ اور اس کو ہلاک کردوں۔ تا میرے گناہوں کا کفارہ ہو جائے۔ ابوبکرؓ کو یہ دلفریب باتیں پسند آئیں۔ اس کو دو گھوڑے دئے۔ اور تلوار اور تیر و کمان سے بھی دریغ نہ کیا۔ اور دس مرد مسلمان ساز و سامان اور خوراک اور چارہ کے ساتھ اس کے ہمراہ مقرر کردئے۔ اس پر فجاۃ خوش و خرم مدینہ سے نکلا۔ اور اپنے وطن کی طرف چل پڑا۔ اور مرتدوں کو اطلاع دیں۔ اور وہ رستہ میں اس سے آکر مل گئے۔ ان کی جمعیت خوب قوی ہوگئی۔ تو وہ اچانک مسلمانوں پر حملہ آور ہوا اور ان سب کو شہید کردیا۔ اور جو کچھ ان کے پاس تھا۔ اس کو لوٹ لیا۔ مرتد لوگ اس کی اس حرکت سے بہت خوش ہوئے۔ اور ہر طرف سے آکر اس کے ساتھ شامل ہوتے گئے جب کثیر التعداد ہو گئے۔ تو قتل اور غارت گری پر کمر باندھی۔ اور اس قبیلہ سے اس قبیلہ پر

حملہ آور ہوتے۔ اسی طرح تین مہینے کا عرصہ گذر گیا۔ جب ابوبکرؓ کو خبر ہوئی۔ ایک جماعت بنی سلیم اور قیس غیلان کو جو حاضر تھی۔ کہا۔ کہ تم کو کچھ خبر ہے۔ کہ اس دغاباز گمراہ کا ارادہ کیا ہے؟ وہ شرمسار ہوئے۔ اور کہا۔ کہ ہم تو جانتے نہ تھے۔ کہ یہ گمراہ آخر مخالف ہو جائے گا۔ اور ہم کو شرمندہ کرائے گا۔ ضحاک بن سفیان الکلابی اٹھا۔ اور کہا۔ اے خلیفہ رسول میں اس پلید کو جانتا تھا۔ لیکن گمان نہ تھا۔ کہ ایسی کرتوت کی جرأت کرے گا۔ غرض ابوبکرؓ نے ولید کو فرمان لکھ بھیجا۔ کہ فجاۃ کو جلد سے جلد گرفتار اور بندی کر کے مدینہ روانہ کرے۔ جب خالد کو ابوبکرؓ کا فرمان پہنچا۔ اس نے طریفہ کو جو اس کے بھائی معن بن حاجزہ کی طرف سے بنی سلیم کی نیابت پر مقرر تھا۔ فجاۃ کے مقابلہ کے لئے مامور کیا۔ اور ایک لشکر اس کی امداد کے لئے روانہ کیا۔ ناچار طریفہ لشکر کو آراستہ کر کے بنی سلیم کے اندر سے جنگل کی طرف روانہ ہوئے۔ فجاۃ کو جب علم ہوا۔ اس کے مقابلہ کو منظور کیا۔ اور باہم سخت جنگ ہوئی۔ اور مسلمانوں کے بہت سے آدمی اس لڑائی میں تباہ ہو گئے۔ اچانک ابوشجرہ بن عبد العزی اور ایک جماعت مرتدوں میں کی اپنے کئے پر پشیمان ہوئے۔ اور بجائے حملہ کے مسلمانوں کے لشکر میں آملے۔ طریفہ کے لشکر کو اسی طرح تازہ قوت پہنچ گئی۔ اور چاروں طرف سے فجاۃ کو گھیر لیا۔ اور سختی سے حملہ آور ہوئے۔ جب فجاۃ نے یہ حال دیکھا۔ گھوڑا میدان میں دوڑانے لگا۔ کہ شاید مسلمانوں کو کچھ ضرر پہنچا کر فتح حاصل کر سکے۔ اچانک اسی گھوڑے نے ٹھوکر کھائی۔ اور منہ کے بل گر پڑا۔ لشکر کے لوگ اس پر ٹوٹ پڑے۔ اور اس کو قید کر لیا۔ دوسرے مرتدوں نے جب فجاۃ کا یہ حال دیکھا۔ ایک دفعہ ہی پیٹھ دکھا کر بھاگ گئے۔ طریفہ نے موضع حرا تک ان کا تعاقب کیا۔ اور بہت سے سوار اور سواری کے جانور ہلاک کئے۔ نجیبہ بھی اس جگہ چھوڑ گیا۔ پھر اس جگہ سے واپس ہو کر فجاۃ کو بھاری بیڑیاں ڈال دیں۔ اور سوار کر کے اسکو مدینہ میں لے گئے۔ اور وہاں پہنچ کر اس کو ابوبکرؓ کے پیش کیا۔ ابوبکرؓ نے اس سے کم و بیش کلام کچھ نہ کیا۔ اور طریفہ کو حکم دیا۔ کہ فجاۃ کو مدینہ سے باہر لے جاؤ۔ اور بقیع غرقد میں بہت ساری آگ روشن کی گئی۔ اور اسی طرح کہ اس نے ہاتھ

گردن سے بندھے تھے۔ آگ میں ڈال دیا۔ تا جسد پلیدش پاک بسوخت۔
دیکھو ناسخ التواریخ مطبوعہ ایران۔ کتاب ابوبکر جلد دوم کتاب دوم صفحہ ۱۱۶

پیارے معترض! یہ ہے فجاءۃ بدسرشت۔ اور اس کی اگلی پچھلی سرگذشت فرمائیے کہ کوئی منصف مزاج مسلمان ایسے شریر اور مفسدہ پرواز دشمن اسلام سے ہمدردی کا دم بھر سکتا ہے؟ سوائے شیعہ صاحبان کے جنکو ابوبکرؓ کے بغض کے باعث ان کے برخلاف ایک ہنگامہ آرائی ضروری ہے۔

ثانی اثنین کا فریق ثانی چاہیے۔ کوئی مشرک کافر ہو۔ یا مرتد غادر۔ کچھ بھی ہو لیکن شیعوں کی ہمدردی اسی کے ساتھ ہے۔ بقول شخصے ؎

نازم کہ از رقیباں دامن کشاں گذشتی
گو مشت خاک ما ہم برباد رفتہ باشد

خاکسار خادم حسین۔ کلکتہ

ریویو

رسول مقبول حصۂ اول یہ مسلمانوں میں حقیقی زندہ دلی و بیداری پیدا کرنیوالے ٹریکٹ سیریز کا نمبر ۶ ہے۔ اسمیں ہمارے ماسٹر احمد حسین صاحب فرید آبادی نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصولوں کی مقبولیت دکھائی ہے اور اس زمانہ کے واقعات وحالات سے دکھایا ہے کہ آپ اپنے مقصد میں کیونکر کامیاب ہوئے۔ قیمت ۳؍

معین المبلغین حصۂ اول ماسٹر احمد حسین صاحب فرید آبادی نے دوسری دفعہ بہت سے ضروری اضافوں اور مناسب اصلاح کیساتھ شایع کیا ہے۔ یہ رسالہ مسائل احمدیت کے متعلق عام واقفیت کے لئے بہت ہی مفید ہے کیونکہ اسمیں سب ضروری معلومات جمع کر دیئے گئے ہیں۔ قیمت ۸؍ لکھوائی چھپوائی کاغذ سب نفیس ہے۔ ملنے کا پتہ یہ ہے:۔ کتب خانہ فرید آبادی۔ قادیان۔ پنجاب۔

اطلاع وی پی جن خریداروں نے ابھی تک سنہ ۱۹ کی قیمت نہیں دی اُنکے نام اگلا رسالہ ماہ مئی کا وی پی ہوگا۔ مینیجر رسالہ تشحیذ۔